REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۰ ۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ روپے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

بحر یکشنبہ — ۲ صفر ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ — ۱۶ وفا ۱۳۴۰ ہش ۱۶ جولائی ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۴ جولائی بوقت ۱۰½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت بہتر رہی، رات نیند ٹھیک طرح نہیں آئی صبح کچھ بے چینی تھی۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جنوبی ایشیا کے حالات کے پیش نظر مسئلہ کشمیر کا جلد از جلد حل ضروری ہے (مشترکہ اعلان)

دوسرے پنجسالہ منصوبے، سیم و تھور کے انسداد کیلئے امریکی امداد کی یقین دہانی

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ صدر کینیڈی نے امریکہ کی اس خواہش کا اعادہ کیا ہے کہ کشمیر کا تنازعہ اطمینان بخش طریقے سے حل ہو جائے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ امن کے تصفیہ کی جانب کامیابی جلد از جلد ممکن ہو سکے گی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا کے حالات کے پیش نظر مسئلہ کشمیر کا جلد از جلد حل بہت ضروری ہو گیا ہے — صدر ایوب اور صدر کینیڈی میں بات چیت کے اختتام پر ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے۔

کہ صدر ایوب نے کشمیر کے بارے میں اپنی حکومت کا موقف پیش کیا۔ اور بتایا کہ پاکستان کے عوام مسئلہ کشمیر کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ بین الاقوامی اشتراکیت کا اصل مقصد جنوبی ایشیا پر قبضہ کرنا ہے۔ اور اس علاقے کے ممالک کی سلامتی اور آزادی کا انحصار باہمی دوستی اور تعاون پر ہے۔ صدر ایوب کو یقین دلایا گیا ہے کہ امریکہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے مالی امداد کے حصول سے گہری دلچسپی رکھتا ہے۔

مشترکہ اعلان کے مطابق دونوں صدروں نے خوشگوار ماحول میں پوری صاف گوئی سے تبادلہ خیالات کیا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں کی بات چیت میں دوسرے اہم مسائل پر بھی بحث ہوئی جن میں برلن جنوب مشرقی ایشیا بالخصوص لاؤس کے مسائل پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ پروگرام کے لئے امریکی امداد پاکستان میں سیم و تھور سے زمینوں کی بربادی سے پیدا ہونے والے زرعی مسائل اور سائنسی و تکنیکی امور شامل تھے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۵۹ء میں دونوں حکومتوں کے درمیان جس دو طرفہ سمجھوتہ پر دستخط ہوئے تھے۔ دونوں صدروں نے اس کے مقاصد کی تصدیق و حمایت کی۔ اس سمجھوتہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ امریکہ اپنے قومی مفاد اور عالمی امن کی خاطر پاکستان کی سالمیت اور خودمختاری کا تحفظ انتہائی ضروری خیال کرتا ہے — اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان اقتصادی تعاون کی دسویں سالگرہ کے موقعہ پر صدر ایوب کی آمد کی وجہ سے پاکستان کی اقتصادی ترقی کے پروگرام کا جائزہ لینے کا عمدہ موقعہ ملا ہے۔ دونوں صدروں نے زراعت، صنعتی پیداوار، مواصلات اور تعلیم کے میدان میں ٹھوس ترقی پر بحث کی۔ اور ان دوسرے پروگراموں کا جائزہ لیا جن کا مقصد پاکستان کے لوگوں کے معیار زندگی کو ترقی دینا ہے۔ دونوں نے اتفاق کیا کہ موجودہ پانچسالہ پروگرام کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بیرونی امداد ضروری ہے۔ انہوں نے مطلوبہ امداد کی فراہمی کے لئے امدادی ملکوں کے آئندہ اجلاس کے بارے میں بات چیت کی جو عالمی بنک کی سرپرستی میں منعقد ہونے والا ہے۔ صدر ایوب کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ امریکہ کو مطلوبہ رقوم کی بہم رسانی سے گہری دلچسپی ہے تاکہ اس پروگرام کی انتہائی مؤثر طریقے سے تکمیل ہو سکے۔

دونوں صدروں نے سیم و تھور کے تشویشناک مسئلہ کا جائزہ لیا جس کی وجہ سے وسیع قطعات اراضی ناقابل کاشت بنتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ طے ہوا کہ امریکہ مستقبل قریب میں اعلیٰ قابلیت کے سائنس دانوں اور انجینئروں کی ایک جماعت پاکستان بھیجے گا۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے حکومت امریکہ پاکستان کو تجاویز پیش کرے گی۔ اس کے بعد اس پروگرام کی تکمیل کے لئے دوست ملکوں کی مدد سے بیرونی امداد کی فراہمی کی کوشش کی جائے گی۔ صدر ایوب نے پاکستان کے لئے سائنسی اور تکنیکی ضرورتوں کی وضاحت کی اور صدر کینیڈی نے ان میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ دونوں صدروں نے ان دو طرفہ سمجھوتوں کے اعلیٰ مقاصد کی تصدیق کی، جن پر ۵ مارچ ۱۹۵۹ء کو دونوں حکومتوں نے دستخط کئے تھے۔ اور جن میں تسلیم کیا گیا تھا کہ امریکہ کے قومی مفاد اور عالمی امن کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ پاکستان کی قومی خودمختاری اور سالمیت برقرار رہے۔ دونوں صدروں نے اجتماعی تحفظ کے موجودہ انتظامات کی قدر و قیمت کی بھی تصدیق کی۔ اور کہا کہ یہ جارحیت کے خلاف حفاظتی ہتھیار ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد کی ترقی کا جائزہ لیا۔ یہ امداد پاکستان کو اس کی سلامتی کے تحفظ کے لئے مطلوبہ افواج برقرار رکھنے کی خاطر دی جاری ہے۔ صدر ایوب نے بتایا کہ پاکستان کے عوام کی ضروریات کے مطابق ایک نئے آئین کی تشکیل کی جانب کیا ترقی ہو چکی ہے۔ دونوں صدروں نے اتفاق کیا کہ ان کی اس پہلی ملاقات سے پاکستان اور امریکہ کی حکومتوں کے درمیان مفاہمت میں زبردست ترقی ہوئی۔

پانچ سالہ منصوبے کے دوسرے اور تیسرے سال کے لئے پاکستان کی ضرورتیں پوری کر دی جائیں گی

پاکستان کے وزیر خزانہ جناب محمد شعیب کا بیان

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کہا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ امداد دینے والے دوست ملکوں کے آئندہ اجلاس میں پانچ سالہ منصوبہ کے دوسرے اور تیسرے سال کے لئے پاکستان کی ضرورتیں پوری کر دی جائیں گی — آپ نے کہا امریکی امداد کنسورشیم کی وساطت سے دی جائے گی۔ لیکن امداد حاصل کرنے کے لئے دو طرفہ انتظامات کر دیئے جائیں گے۔

پاکستان نے دوسرے سال کی ضرورتوں کے لئے نوے کروڑ ڈالر کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکہ سے ۳۲ کروڑ ڈالر کی امداد دی گئی ہے۔ مسٹر شعیب نے امید ظاہر کی ہے کہ کنسورشیم کے دوسرے ملک بھی پاکستان کو ضروری امداد دیں گے۔ اور ان دونوں ملکوں کے درمیان قریبی تعاون کو جاری رکھنے میں بہت مدد ملی ہے۔

افغانستان کا ہر حملہ ناکام بنا دیا جائیگا

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ صدر ایوب نے کل نیشنل پریس کلب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے افغانستان کی طرف سے ہونے والے ہر حملہ کو ناکام بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۶۱ء

اسلامی ممالک میں غلامی کا کاروبار اور اس کے نتائج

جرائم کا ایک معروف طریق یہ بھی ہے کہ جس طرح دوسرے کاموں کے لئے متمول لوگ اپنے کارخانوں فرموں اور دکانوں پر کارندے رکھتے ہیں اسی طرح بڑے بڑے جرائم پیشہ لوگ ہوتے ہیں جو جرائم کے کارخانے چلاتے ہیں۔ اور ان کارخانوں کو چلانے کے لئے ملازم رکھتے ہیں وہ ملازم جرائم سے کمایا ہوا تمام روپیہ اپنے مالکوں کو دے دیتے ہیں اور اس کے عوض کئی قسم کے مشروط فوائد اٹھاتے ہیں مثلاً ایک بڑا شخص سمگلنگ کا کارخانہ رکھتا ہے وہ خود سمگلنگ نہیں کرتا بلکہ اس کام کے لئے اس نے ملازم رکھے ہوتے ہیں اور اس قسم کی شرائط ان سے طے کی ہوتی ہیں کہ علاوہ تنخواہ کے اگر وہ پکڑے جائیں گے تو مقدمہ پر مالک روپیہ صرف کرے گا۔ اور ان کے بیوی بچوں کا وہی کفیل ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

آج یہ کاروبار یورپ اور امریکہ ہی میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں ہو رہا ہے جرائم پیشہ کے علاوہ گداگروں کی بھی فرمیں اور کارخانے ہیں اسی طرح جس طرح دیگر پیشوں کے کارخانہ اور فرمیں ہیں۔ یورپ میں چونکہ ہر کام بڑے نظام سے ہوتا ہے اس لئے یہ کارخانے بھی بڑے نظام سے چلائے جاتے ہیں۔ اکثر خفیہ ہوتے ہیں مگر بعض صورتوں میں ہلکے سے پردہ کے اندر یہ کام خاص کر بدکرداری کا پیشہ بڑے نظام کے ساتھ جاری ہے کال گرل، رقاصائیں اور ماڈل (نمونہ) عورتوں کو سپلائی کرنے کے کارخانے یورپ اور امریکہ میں خوب رونق پر ہیں۔

پہلے جب دنیا میں غلامی کا رواج تھا اکثر یہ کام غلام عورتوں سے لیا جاتا تھا۔ مالک اپنی باندیوں کو ذریعہ آمدنی سمجھتے تھے۔ یہ رواج ساری دنیا میں جاری تھا۔ عربوں میں بھی یہ رواج تھا کہ اپنی باندیوں کی کمائی کو غنیمت سمجھتے تھے۔ یہ مرض بڑا گہرا طبیعتوں میں رچ گیا ہوا تھا اور اس کی جڑیں معاشرہ کی اقتصادیات میں گڑی ہوئی تھیں اسی طرح جس طرح آج کل مغربی تہذیب کے زیر اثر چکلوں اور ماڈلوں کی کمائیاں معاشرہ کی جان بنی ہوئی ہیں۔ ایک ایکٹریا ایکٹرس آج جتنا روپیہ کما لیتا ہے بڑے بڑے تاجر بھی نہیں کما سکتے۔ شروع شروع میں یہ ایکٹر اور ایکٹرسیں کاروباری فرموں کے ذریعہ ہی میدان میں آتی ہیں۔

یہ مرض اتنا پھیلا ہوا ہے اور اس کی جڑیں اتنی مضبوط ہیں کہ دانایان مغرب کو اس سے نجات پانے کے لئے کوئی تدبیر نہیں سوجھ رہی۔ اس وقت یورپ اور امریکہ ہی نہیں بلکہ تمام دنیا اس سے چیخ اٹھی ہے مگر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس مرض کی شاخیں سوسائٹی میں گھستی چلی جا رہی ہیں اور ناسور کی طرح اندر ہی اندر بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسا سرطان ہے جو انسانی معاشرہ کے جسم میں پیدا ہو گیا ہے جس کا بظاہر کوئی علاج نظر نہیں آتا۔

کیا واقعی اس کا کوئی علاج نہیں اور کیا دنیا ضرور اس سرطان کا شکار ہو کر رہے گی؟ یہ سوال ہے جو انسانیت کے خیر خواہوں کے دلوں میں پیدا ہونا چاہیئے۔ بے شک ایٹم بم اور دیگر ہلاکت کے سامانوں کی وجہ سے بھی دنیا تباہی کے گڑھے پر کھڑی ہے لیکن یہ سرطان بھی کسی طرح ایٹم بم سے کم نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سامان ہلاکت ایٹم بم اور دیگر ہلاکت کے سامانوں سے بھی زیادہ مہلک ہے۔ کیونکہ مہلک ہتھیار تو دشمن استعمال کرتا ہے جن سے بچنے کا امکان ہے مگر اس سرطان کی پرورش خوشی سے خود وہی کر رہے ہیں جو اس کا شکار ہو رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دنیا اس راستہ پر خود ہی سرپٹ جا رہی ہے جس کے سامنے آگ ہی آگ بھڑک رہی ہے۔ دنیا اس آگ میں شوق و ذوق سے کودتی چلی جا رہی ہے۔

دنیا پر آج پھر ایسا وقت پہلے سے بھی ہزاروں لاکھوں گنا تلخی کے ساتھ آ گیا ہے جیسا کہ انبیاء علیہ السلام کی بعثت کے وقت عموماً اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت خصوصاً آیا تھا۔ اس زمانے میں بھی سخت بے حیائی پھیلی ہوئی تھی اور ایران اور روم کے مہذب ممالک سے نکل کر عرب کے ریگستانوں تک پہنچ چکی تھی۔ اور جیسا کہ آج ہو رہا ہے اس وقت بھی یہ معاشرہ کی اقتصادیات میں رچ گئی ہوئی تھی یہ ایک ایسا پھوڑا بن چکی تھی کہ اپریشن بھی ناممکن ہو چکا تھا کیونکہ اس کی جڑیں انسانی معاشرہ کی نسوں میں گھس گئی ہوئی تھیں فوری اپریشن کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ تمام جسم کی نسوں کو کاٹ دیا جاتا اور جب تمام نسیں کٹ جائیں تو باقی کیا رہ جاتا جس کو بچایا جاتا زندگی جس کو بچانا مطلوب تھا وہ تو پہلے ہی ہوا ہو چکی ہوتی۔

اس کے باوجود اس حکیم مطلق نے اس کا علاج کیا اور نہایت کامیابی سے کیا۔ سب سے پہلے تو غلامی کی زنجیر دل کو اتنا ڈھیلا اور کمزور کر دیا کہ مرض آگے نہ بڑھنے پایا۔ بلکہ جہاں تھا وہیں رک گیا۔ پھر بدکرداری کے خلاف نہ صرف احکام جاری کئے بلکہ بدکاری کے مقدمات پر بھی روک تھام کے لئے احکام دئے۔ پردے کو اختیار کرنے کا حکم دیا اور مومنوں کو حکم دیا کہ خواہ مرد ہو یا عورت ایک دوسرے کے سامنے نگاہیں نیچی رکھیں۔ اس طرح ان راستوں کو بند کیا۔ جہاں سے گناہ اندر گھس کر کھلبلی مچا دیتا ہے۔

غلامی کا معاملہ اس وقت اس طرح ہی نازک تھا جس طرح آج ہالی وڈ اور دیگر اس قسم کی فرموں اور کارخانوں کا معاملہ ہے۔ اس کا اثر انفرادی اقتصادیات پر پڑتا تھا۔ اس لئے اس کو مٹانے کے لئے بڑی حکمت سے کام لیا گیا۔ غلام کو آزاد کرنا سب سے بڑا خوشنودی خدا کا ذریعہ بنایا گیا۔ اور بات بات پر آزادیٔ غلام کی تلقین کی گئی اور پھر غلامی کے لئے آقاؤں پر ایسی شرائط عاید کیں کہ آقائی اور غلامی کا امتیاز ہی مٹ جائے۔

یہاں یہ امر نہایت افسوس کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کام اگرچہ مسلمانوں کا تھا کہ وہ دنیا سے غلامی کا نام و نشان مٹا دیتے مگر جب انہوں نے قرآن کریم اور شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالےٰ نے یہ کام دوسروں سے لیا اور یہ بات نہایت شرمناک ہے کہ ابھی تک اسلامی کہلانے والے ممالک

(باقی صـ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحتیابی کیلئے

اجتماعی دعا کی تحریک

(حضرت مولوی محمد دین صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

بعض احباب کی طرف سے یہ تحریک موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے جہاں احباب مقامی طور پر متفرق اوقات میں اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں وہاں یہ صورت بھی پیدا کی جاوے کہ کسی معین تاریخ اور وقت پر تمام احباب جماعت اپنی اپنی جگہ جمع ہو کر حضور کی صحت کے لئے دعا کریں اور اس طرح اجتماعی دعا ہو۔

اس بارہ میں غور کیا گیا ہے چونکہ اکثر مقامات کے درمیان فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کے اوقات میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اس طرح ربوہ میں جو وقت مقرر ہو اس کے مطابق دوسرے مقامات کے لئے صحیح طور پر یہ تعین کرنا مشکل ہے کہ وہاں اس وقت کیا وقت ہو گا۔ اس لئے اس بارہ میں قابل عمل صورت تجویز کرنی مشکل ہے البتہ یہ تحریک کی جاتی ہے کہ تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں مغرب کی نماز کی آخری رکعت کے دوسرے سجدہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور الحاح و تضرع کے ساتھ دعا کریں۔

اگر جماعتیں اس طور پر دعا میں التزام اور دوام پیدا کریں تو اس طرح اجتماعی دعا کی غرض حاصل ہو جاتی ہے کہ رات اور دن کے ہر لمحہ میں کرہ زمین کے کسی نہ کسی خطہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے عاجزانہ دعا اللہ تعالےٰ کے حضور پہنچتی رہے گی۔

امید ہے جماعتوں کو دعا کے لئے اس طرح توفیق ملنے سے اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آ کر حضور کی صحت کے لئے فیضان الٰہی جاری ہو جائے گا۔ امید ہے جماعت کے دوست اس تجویز کو اپنے اپنے ہاں پوری پابندی کے ساتھ اپنائیں گے اور اس سلسلہ کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔ ہر مغرب کی نماز سے پہلے امام صاحب مقتدیوں کو بتا دیا کریں کہ آخری رکعت کے آخری سجدہ میں حضور کی صحت کے لئے دعا ہو گی۔

قادیان سے کیوں ہجرت کی گئی؟

دنیا میں اشاعتِ اسلام کا کام سب سے اہم اور مقدم تھا اور واقعات نے بتا دیا ہے

کہ یہ کام قادیان میں رہ کر نہیں ہو سکتا تھا

فرائضِ دین کی بجا آوری تقاضا کرتی تھی کہ حضرت مسیح ناصری کے طریقِ عمل کو اختیار کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

اپریل ۱۹۴۹ء کے جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تقریر فرمائی تھی۔ اس میں حضور نے مندرجہ بالا موضوع پر بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ حضور کی اس ایمان افروز تقریر کا متعلقہ حصہ افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ یہ اقتباس صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (ادارہ)

حضور نے فرمایا:۔

اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ مگر اس سے پہلے میں آپ لوگوں کو

ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں

آج سے قریباً ۲۳، ۲۴ سو سال پہلے کی بات ہے۔ یونان میں ایک شخص ہوا کرتا تھا وہ یہ تعلیم دیا کرتا تھا کہ خدا ایک ہے۔ اور وہ دیویاں اور بت جن کے لوگ معتقد ہیں باطل ہیں ہاں خدا تعالیٰ کے فرشتے موجود ہیں۔ اور کائنات کے مختلف کام ان کے سپرد ہیں۔ وہ یہ بھی کہا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی مرضی اپنے نیک بندوں پر ظاہر کرتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے نیک بندوں پر جلوہ گر ہوتے اور ان سے کلام کرتے ہیں

اس کی یہ بھی تعلیم تھی

کہ جس حکومت کے ماتحت تم رہو۔ اس کے فرمانبردار رہو۔ اگر تم نے دنیا میں امن قائم رکھنا ہے۔ تو تمہیں حکومت سے اپنے مطالبات ہمیشہ امن کے ساتھ منوانے چاہئیں اور اگر کسی وقت تمہیں اس حکومت پر اعتماد نہ رہے۔ بلکہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہارے مذہبی احکام کے بجا لانے میں روک بنتی ہے۔ اور تم پر مظالم ڈھاتی ہے۔ اور جبراً تمہارا مذہب تم سے چھڑانا چاہتی ہے تو تمہیں اس ملک کو چھوڑ دینا چاہیئے اور ایسی حکومت کے ماتحت جا کر بس جانا چاہیئے جو خدائی احکام کے بجا لانے میں کوئی روک پیدا نہ کرتی ہو۔

یہ ساری تعلیمیں

قرآن کریم میں بھی موجود ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص کامل طور پر نبی نہیں تھا تو ایک مامور من اللہ یا مجدد کی حیثیت ضرور رکھتا تھا۔ اس کا نام سقراط تھا۔ جب حکومت کو یہ معلوم ہوا کہ وہ حکومت کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ تو اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور مقدمہ چلانے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسے زہر پلا کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ پرانے زمانہ میں یہ بھی سزا کا ایک طریق تھا۔ کہ جس شخص کو موت کی سزا دی جاتی تھی۔ اسے زہر پلا کر مار دیا جاتا تھا۔ سقراط کی سزا کے لئے کوئی معین تاریخ مقرر نہ ہوئی ہاں یہ بتایا گیا کہ جس دن فلاں جہاز جو فلاں جگہ سے چلا ہے اس ملک میں پہونچے گا تو اس کے دوسرے دن اس کو مار دیا جائے گا۔ سقراط کے ماننے والوں میں

بہت سے بااثر لوگ

بھی تھے وہ اس کے پاس جاتے۔ اور اس پر زور دیتے کہ وہ ملک کو چھوڑ دے اور کسی اور ملک میں چلا جائے۔ افلاطون بھی سقراط کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد تھا۔ وہ اپنی

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو

کہ معلوم ہو گویا نئی زندگی ہے

"اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو۔ وہاں مشیتِ ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور الوؤں کا مسکن ہو گیا۔ اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے۔ ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۵)

ایک کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ ایک دن سقراط کا "فریتو" نامی شاگرد ان کے پاس گیا۔ وہ اس وقت میٹھی نیند سو رہے تھے۔ ان کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ اور ان کے جسم سے اطمینان اور سکون ظاہر تھا "فریتو" پاس بیٹھ گیا۔ اور پیار سے آپ کا چہرہ دیکھتا رہا۔ آپ کی اس حالت کو دیکھ کر کہ آپ نہایت اطمینان سے سو رہے ہیں۔

اس پر بڑا گہرا اثر ہوا

اس نے آپ کو جگایا نہیں بلکہ آرام سے پاس بیٹھ کر آپ کا چہرہ دیکھتا رہا۔ جب آپ کی آنکھ کھلی۔ تو آپ نے دیکھا کہ آپ کا "فریتو" نامی شاگرد آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے اور پیار سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا تم کب آئے ہو۔ اور کس طرح یہاں پہونچے ہو۔ فریتو نے کہا میں آپ کو دیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے کہا تم اتنی جلدی صبح صبح کس طرح آ گئے۔ فریتو نے کہا جیل کے افسر میرے دوست ہیں۔ اس لئے اندر آنے کی مجھے اجازت مل گئی ہے۔ میں آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا معلوم ہوتا ہے تم بہت دیر سے یہاں بیٹھے ہوئے ہو۔ تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں۔ فریتو نے کہا میں جب کمرے میں داخل ہوا۔ تو آپ سوئے ہوئے تھے اور آپ کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ اس لئے میں نے آپ کو جگایا نہیں بلکہ آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ اس بات کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ کہ وہ شخص جس کی موت کا حکم سنایا گیا ہے کس اطمینان اور سکون سے سویا ہوا ہے سقراط نے کہا میاں! کیا

خدا تعالیٰ کی مرضی

کو کوئی انسان دور کر سکتا ہے۔ فریتو نے کہا نہیں۔ سقراط نے کہا کیا تم اس کی مرضی پر خوش نہیں۔ فریتو نے کہا ہاں ہم اس کی مرضی پر خوش ہیں۔ سقراط نے کہا جب خدا تعالیٰ نے میرے لئے موت کو مقدر کیا ہے۔ تو اس کو کون ٹال سکتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ نے ہی میرے لئے موت مقدر کی ہے۔ اور میں اس کی رضا پر راضی ہوں۔ تو پھر اس پر بے چینی کی کیا وجہ۔ مجھے تو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ

میرے خدا کی یہ مرضی ہے

کہ وہ مجھے موت دے۔ فریتو تم بتاؤ کہ اس وقت تم مجھے کیا کہنے آئے تھے۔ فریتو نے جواب دیا۔ میرے آقا میں آپ کو ایک بڑی خبر دینے آیا تھا۔ کل

وہ جہاز جس کی آمد کے دوسرے دن آپ کو زہر پلائے جانے کا فیصلہ ہے۔ وہ گو ابھی تک پہنچا تو نہیں لیکن خیال ہے کہ آج شام کو پہنچ جائے گا۔ اس لئے کل آپ کو مار دیا جائے گا۔ اس پر سقراط ہنس پڑا اور کہا۔ میرا تو یہ خیال نہیں کہ وہ جہاز آج پہنچے۔ وہ کل یہاں پہنچے گا۔ فریتو نے کہا وہ جہاز فلاں جگہ پر لگا پڑا ہے اور ایک آدمی خشکی کے ذریعہ یہاں آیا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہ جہاز آج شام تک یہاں پہنچ جائے گا۔ کل کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سقراط نے کہا فریتو بے شک اس شخص نے یہ بتایا ہے کہ جہاز آج شام تک یہاں پہنچ جائیگا لیکن جب

خدا تعالیٰ نے بتایا ہے

کہ وہ جہاز کل یہاں پہنچے گا تو دیسا ہی ہوگا۔ فریتو نے کہا۔ میرے آقا آپ کو کیسے علم ہوا کہ وہ جہاز کل یہاں پہنچے گا سقراط نے کہا۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک خوبصورت عورت میرے پاس آئی ہے اس نے میرا نام لیا اور کہا۔ تیار ہو جاؤ پرسوں جنت کے دروازے تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ فریتو کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ جہاز آج شام کو یہاں پہنچ جائے گا اگر جہاز آج یہاں پہنچ جائے تو کیا کل مجھے سزا دیدی جائے گی۔ لیکن فرشتے نے مجھے کہا ہے کہ پرسوں تمہارے لئے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اس لئے جہاز آج نہیں آئے گا کل آئیگا۔ اور پرسوں مجھے مار دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک طوفان آیا

اور جہاز کو رستہ میں ٹھہرنا پڑا۔ اور دوسرے دن وہ اس شہر میں پہنچ سکا اور تیسرے دن وہ مارے گئے۔

آپ کی بات سننے کے بعد اس شاگرد نے کہا آپ کیوں ضد کر رہے ہیں کیا آپ کو ہم پر رحم نہیں آتا۔ اگر آپ زندہ رہیں گے تو ہمیں آپ سے بہت فوائد حاصل ہوں گے۔ اگر آپ یہاں سے بھاگ جائیں اور کسی اور حکومت کے زیر سایہ رہنا شروع کر دیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ سقراط نے کہا میں اس ملک سے کس طرح بھاگ سکتا ہوں۔ کیا میں عورتوں کا لباس پہن کر یہاں سے بھاگ جاؤں۔ اگر میں عورتوں کا لباس پہن کر یہاں سے بھاگ جاؤں تو لوگ کہیں گے سقراط عورتوں کا لباس پہن کر بھاگ گیا۔ یا کیا میں جانوروں کی کھال میں لپٹ کر یہاں سے بھاگ جاؤں۔ کیا اس سے میری عزت ہوگی؟ فریتو نے کہا۔ میرے آقا یہ ٹھیک ہے لیکن ہم ان چیزوں کے بغیر آپ کو نکال لیں گے۔ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور فوجی افسر میرے تابع ہیں۔ میں نے ان سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ میری اس بارہ میں مدد کریں گے اور آپ کو عزت کے ساتھ کسی اور ملک میں چھوڑ آئیں گے۔ جن میں سے اس نے کریٹ کا نام بھی لیا سقراط نے کہا۔ پھر تم جانتے ہو کیا ہوگا

ایک بھاری رقم

بطور تاوان ڈالی جائے گی۔ اور جب ایسا ہوگا تو فریتو تم ہی بتاؤ کیا یہ اچھی بات ہوگی کہ میں اپنی جان بچانے کے لئے اپنے ایک شاگرد کو تباہ کروں۔ فریتو نے کہا میرے آقا آپ اس کا خیال نہ کریں۔ آپ کے شاگرد بہت سے ہیں اور یہ رقم ہم آپس میں بحصہ رصدی تقسیم کر لیں گے۔ سقراط نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن جب حکومت کو پتہ چلا۔ تو وہ سب کو قید کر لے گی۔ فریتو نے کہا ہاں آقا۔ مگر وہ کچھ مدت کے بعد ہمیں چھوڑ دے گی۔ سقراط نے کہا مگر کیا یہ اچھی بات ہو گی کہ میں اپنی جان بچانے کے لئے اپنے شاگردوں کو قید خانہ میں ڈلواؤں فریتو نے کہا۔ مگر آقا آپ سوچئے۔ آپ روحانیت کی تعلیم دیں گے اور لوگوں کو خدا تعالے کی طرف لائیں گے۔

یہ کتنا بڑا کام ہے

اس کے لئے اگر ہم قید میں بھی گئے تو کیا ہوا سقراط نے کہا یہ بات ٹھیک ہے اور شاید یہ بات سوچنے کے قابل ہو۔ مگر فریتو میں جو ۷۰ سال کا ہو گیا ہوں اگر کسی ملک میں جاتے ہوئے رستہ میں مر جاؤں تو مجھے کون عقلمند کہے گا کہ میں نے یونہی مفت میں تباہی ڈال دی۔ پھر انہوں نے کہا اے میرے شاگرد تم بتاؤ تو سہی میں تمہیں اس حکومت کے بارہ میں جس کے ماتحت تم رہتے ہو۔ کیا تعلیم دیا کرتا تھا۔ فریتو نے کہا۔ آپ ہمیں یہی تعلیم دیا کرتے تھے کہ اس

حکومت کا ہمیشہ فرمانبردار رہنا چاہیئے

سقراط نے کہا۔ اب تم ہی بتاؤ کہ میں اس چیز کی ساری عمر تعلیم دیتا رہا۔ اب اگر میں موت کے ڈر سے اس ملک سے بھاگ جاؤں تو دنیا یہی کہے گی نہ کہ میں یہاں کی زندگی میں جھوٹے دعوے کیا کرتا تھا پھر تم ہی بتاؤ کہ کیا حکومت ظالم ہے جس کی وجہ سے ہمیں اس ملک سے بھاگنا اور اس کے قانون کو توڑنا جائز ہے دنیا کی کوئی حکومت اپنے آپ کو ظالم نہیں کہتی۔ اگر میں یہاں سے پوشیدہ کسی اور ملک میں بھاگ جاؤں تو میری بات دوسروں پر کیا اثر کرے گی۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ یہ تو وہی بات ہے جس پر اس نے خود عمل نہیں کیا۔ میں اس حکومت میں پیدا ہوا۔ اور دعوے کے بعد چالیس سال تک اس ملک میں رہا۔ کیا چالیس سال کے عرصہ میں میرے لئے اس ملک کو چھوڑ جانا مقدور نہ تھا

حکومت یہ کہے گی

کہ اگر ہم ظالم تھے تو یہ چالیس سال کے عرصہ میں کیوں باہر نہیں چلا گیا۔ بلکہ یہ تو ہمارے انصاف کا اتنا قائل تھا کہ ایتھنز سے باہر بھی نہیں نکلتا تھا۔ میں ان باتوں کا کیا جواب دوں گا۔ غرض اس نے ایک لمبی بحث کے بعد کہا۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں نہیں رہوں گا اور حکومت کے مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہوں گا۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ سقراط کا یہ دعویٰ تھا کہ اسے الہام ہوتا ہے اور اس نے اپنے الہام کی ایک معیّن صورت کو پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ جہاز آج نہیں پہنچے گا کل پہنچے گا۔ میرے خدا نے مجھے کہا ہے کہ تمہارے لئے

جنت کے دروازے

پرسوں کھول دئیے جائیں گے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ شخص خدا تعالے سے تائید حاصل کرنے والا تھا۔ اس نے اپنی جگہ سے نکلنے کا نام نہیں لیا۔ ہماری جماعت میں سے بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں قادیان سے کیوں باہر نکلا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں قادیان سے نکلنا نہیں چاہیئے تھا۔ اور میں نے خود بھی کہا تھا کہ میں قادیان سے نہیں نکلوں گا۔ بلکہ میں نے بتایا ہے کہ سقراط جو ایک مامور من اللہ تھا اس کی زندگی میں بھی

ایک واقعہ پیش آیا

اور اس نے اپنے شہر سے نکلنے سے انکار کر دیا ؏

(باقی)

"اللہ تعالیٰ کی نوکری اور جامعہ احمدیہ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"سات آٹھ دن ہوئے ہیں بعض بچوں نے جب پرائمری پاس کی تو وہ آپس میں آئندہ پڑھائی کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ میں نے اس خیال سے کہ ان کے دل کے ارادہ کا جائزہ لوں۔ ایک چھوٹے بچے کو بلایا اور اس سے پوچھا انگریز کی نوکری اچھی ہے یا خدا تعالیٰ کی؟ وہ کہنے لگا خدا کی میں نے کہا اگر خدا تعالے کی نوکری اچھی ہے تو وہ پھر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے سے مل سکتی ہے" (اقتباس خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء از الفضل ۴ اپریل ۱۹۳۶ء)

اس وقت جماعت میں سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور نتیجہ نکل چکا ہے۔ وہ اور ان کے والدین انکے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہوں گے۔ یہ وقت ہے کہ احباب جماعت اپنے آقا کی نصیحت پر کان دھریں اور اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی نوکری کی راہ دکھائیں۔ جو سب نوکریوں سے بہتر ہے ؏ (وکیل التعلیم۔ ربوہ)

احمدی مجاہدین:- احمدی مجاہدین زمین کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں دن رات مصروف ہیں اور لوگوں کو اسلام میں داخل کر رہے ہیں۔ اس کی تفصیلات آپ "الفضل" کے اوراق میں دیکھ سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

لائبیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

پریذیڈنٹ آف لائبیریا سے ملاقات اور انہیں اسلامی لٹریچر کی پیشکش ۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت اخبارات میں مضامین

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ماہ مئی میں لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں آزاد افریقی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس ہوئی ۔ جس میں ۱۲ ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی ۔ یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی سب سے پہلی کانفرنس ہے ۔ اس کے انعقاد سے قبل لائبیریا کے پریذیڈنٹ نے تمام پادریوں اور مذہبی پیشواؤں سے اپیل کی تھی کہ وہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے اپنے گرجوں ۔ مساجد اور دیگر عبادت گاہوں میں دعا کریں ۔

یہ کانفرنس بہت ہی کامیاب رہی اور ایجنڈا میں شامل شدہ تمام تر امور بغیر کسی الجھن کے طے ہو گئے اور پروگرام سے ایک روز قبل ہی اختتام پذیر ہو گئی ۔ کہا جاتا ہے کہ کانفرنس کو کامیاب بنانے میں سب سے زیادہ دخل نائجیریا کے وزیر اعظم حاجی ابو بکر تفاوا بالیوا کا تھا جنہوں نے نہایت دانشمندی سے نمائندگان کے ہر ممکن اختلاف کو دور کرنے کی کوشش کی ۔

کانفرنس کے موقعہ پر افریقہ یورپ ۔ امریکہ اور دیگر ممالک سے پچاس کے قریب اخباری نمائندگان منروویا آئے ہوئے تھے ۔ خاکسار بطور نمائندہ "الفضل" اس میں شامل ہوا ۔

کانفرنس کے دوران نمائندگان کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دی گئی ۔ جس میں خاکسار بھی مدعو تھا ۔ اس موقعہ پر بیرونی حکومتوں کے نمائندگان سے ملاقات ہوئی اور مشن کے متعلق گفتگو بھی ہوئی ۔

اسی روز شام کو خاکسار نے صومالیہ وزیر اعظم سے ملاقات کی اور انہیں ایک ایڈریس پیش کیا ۔ جس میں جماعت کی مختصر تاریخ ۔ اس کے قیام کے اغراض و مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور افریقہ میں جماعت کی مساعی کا ذکر تھا اس کے علاوہ خاکسار نے وزیر اعظم کو حسب ذیل کتب پیش کیں ۔ ۱۔ قرآن مجید انگریزی ۲۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ۔ ۳۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ۴۔ ہمارے بیرونی مشن وزیر اعظم نے ان کتب کو بخوشی قبول کیا اور بالخصوص قرآن مجید کے ترجمہ کو بہت سراہا ۔ انہوں نے کہا کہ اب تک جس قدر قرآن مجید کے تراجم شائع ہوئے ہیں وہ اکثر نامسلموں کے لکھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے بعض آیات کا ترجمہ بہت غلط قسم کا ہوتا تھا ۔ لیکن یہ قرآن مجید چونکہ ایک مسلمان جماعت نے شائع کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اسے معیاری ترجمہ سمجھا جائے ۔ اس سے اگلے روز وزیر اعظم کی پارٹی کے بعض دیگر نمائندگان بھی ہماری بک شاپ پر آئے اور قرآن مجید کے مزید نسخے حاصل کئے ۔ انہوں نے جماعت کے کام کو بہت سراہا ۔

اسی موقعہ پر صومالیہ کے وزیر خارجہ نے کہا کہ لائبیریا چونکہ عیسائی ملک ہے اسلئے آپ لوگوں کو بہت زیادہ کام کرنا ہوگا ۔ انہوں نے بتایا کہ ان دنوں گورنمنٹ آف لائبیریا کی طرف سے ان کو جو ڈرائیور ملا ہوا ہے ۔ ایک روز وہ بتا رہا تھا کہ وہ مسلمان ہے ۔ لیکن وہ نماز جانتا ہے اور نہ ہی قرآن مجید پڑھ سکتا ہے اس پر میں نے کہا کہ تم احمدیہ جماعت کے مشنری سے ملو ۔ وہ تمہاری مدد کریں گے ۔ اور اسلامی تعلیمات سے پوری طرح آگاہ کریں گے ۔

اس سے اگلے روز خاکسار نے (۱) GABON (۲) MAURITINIA (۳) Chad ان تینوں ممالک کے وزرائے اعظم اور پریذیڈنٹوں سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی ۔ ان میں سے ہر ایک کو ایڈریس پیش کیا گیا ۔ جس میں جماعت کی مختصر سی تاریخ اور مشن کی مساعی سے مطلع کیا گیا ۔ اس کے علاوہ حسب ذیل کتب پیش کی گئیں

۱۔ قرآن مجید انگریزی (۲) اسلامی اصول کی فلاسفی ۔ ۳۔ ہمارے بیرونی مشن ۔ ۴۔ احمدیت کیا ہے ۔ ان سب نے تمام کتب کو بخوشی قبول کیا اور کہا کہ اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد وہ ضرور ان کتب کا مطالعہ کریں گے

MAURITINA کے نمائندگان بعد میں ہماری بک شاپ پر بھی آئے اور روانگی سے قبل ایک دفعہ پھر انہوں نے کتب کی پیشکش کا شکریہ ادا کیا

پریذیڈنٹ سے ملاقات :۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے لائبیریا کے پریذیڈنٹ مسٹر ڈیم ٹمب مین سے بھی ملاقات ...... کی ۔ ملاقات کے دوران خاکسار نے مشن کی مساعی کا بالاختصار ذکر کیا اور بتایا کہ خاکسار نے حال ہی میں مشن کا چارج لیا ہے ۔ مجھ سے پہلے جو مشنری یہاں کام کرتے تھے اب رخصت پر پاکستان چلے گئے ہیں ۔ پریذیڈنٹ نے کہا کہ میں آپ کے تمام مبلغین کو اچھی طرح سے جانتا ہوں اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ لوگ بہت اچھی طرح اپنے کام کو چلا رہے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ اگر مشن کے کام کے ضمن میں کسی قسم کی کوئی مشکل درپیش آئے تو انہیں بتایا جائے ۔ اس پر خاکسار نے پریذیڈنٹ سے کہا اگرچہ آپ ہمارے مشن کی تاریخ اور مساعی سے اچھی طرح آگاہ ہیں لیکن ازدیادی علم کے لئے خاکسار حسب ذیل کتب آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے ۔ قرآن مجید ٹیچنگ آف اسلام ۔ ہمارے بیرونی مشن اور احمدیت کیا ہے ؟ انہوں نے ان کتب کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ وہ ضرور ان کا مطالعہ کریں گے

لٹریچر کی تقسیم

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے مشن ہاؤس آنے والے احباب کو کافی تعداد میں مفت لٹریچر برائے مطالعہ دیا ۔ اُن میں بعض تو عیسائیوں کے فرقہ یہوواہ وٹنس سے تعلق رکھتے تھے اور بعض کیتھولک تھے ایک نوجوان کو جس کے والدین مسلمان ہیں لیکن عیسائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے وہ خود عیسائی ہے ان کو ادلاً برائے مطالعہ دی گئی ۔ اس کے بعد انہوں نے پڑھی ۔ چنانچہ اب وہ باقاعدگی سے مشن آتے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ ان کے کافی شکوک رفع ہو گئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد ہدایت نصیب کرے ۔

خاکسار نے بعض ڈاکٹروں کے کمرۂ انتظار میں اور اسی طرح بعض ہوائی کمپنیوں کے دفاتر میں جہاں پر کہ کافی تعداد میں پبلک کی آمد و رفت رہتی ہے ریویو آف ریلیجنز ۔ اور البشریٰ کی چند کاپیاں رکھ دیں ۔ ایک روز یہاں کے چیف آرکیٹکٹ .... ملاقات ہوئی اور اسلام کے بارہ میں تقریباً ایک گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی ۔ اس دوران انہوں نے بتایا کہ ایک روز وہ جرمن ڈاکٹر کے ملاقات کے کمرہ میں اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے کہ انہیں وہاں ریویو آف ریلیجنز کی ایک کاپی نظر آئی اس پر انہوں نے اس کا مطالعہ شروع کیا ۔ کہنے لگے کہ میرے لئے یہ سب سے پہلا موقعہ تھا ۔ جب مجھے علم ہوا کہ اسلام اس قدر خوبیوں کا مالک ہے ۔ چنانچہ انہوں نے مزید لٹریچر کا مطالبہ کیا ۔ جو انہیں دیا گیا مزید برآں خاکسار نے مسٹر محمد فضل دین صاحب اور ان کے بھائیوں محمد یعقوب صاحب و محمد رفیق صاحب کی معیت میں یہاں کی بندرگاہ پر جا کر وہاں کام کرنے والوں میں متعدد اشتہارات تقسیم کئے اور بعض کو مشن آنے کی دعوت دی ۔

سینیگال اور گنی کے بعض دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حمامۃ البشریٰ اور مکتوبات احمدیہ مطالعہ کے لئے دی گئیں ۔

اخبارات میں مضامین

اس ملک میں صرف ایک روزنامہ اخبار ہے جس کے تمام تر منتظمین عیسائی ہیں ۔ خاکسار نے اس اخبار کے ایڈیٹر سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ خاکسار اسلام کے متعلق بعض مضامین آپ کے اخبار میں شائع کروانا چاہتا ہے ۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ یہ معاملہ اپنی مجلس عاملہ میں پیش کریں گے ۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد خاکسار نے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں مضامین بھیج دیا کریں ۔ اب بفضل خدا اس اخبار میں مضامین شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں ۔ امید ہے کہ ہر ہفتہ ایک مضمون شائع ہوا کرے گا ۔

انصار اللہ

اطاعت :۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :۔

"اسلام کے دو حصے ہیں ۔ ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو ۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے ۔ کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو اسکے شکر گذار اور فرمانبردار بنے رہو ۔ ... سو اگر ہم سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسولؐ سے سرکشی کرتے ہیں اس صورت میں ہم سے زیادہ بد دیانت کون ہوگا ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ

وصولی چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء
(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب
سرائے سدھو ضلع ملتان ۔ ۱۴۹-۶۲
اہلیہ صاحبہ کیپٹن رحمت علی صاحب کوئٹہ ۔ ۔ ۶-۰۰
میاں رفیق احمد صاحب ″ ″ ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بدرالدین صاحب ″ ۶-۰۰
ماسٹر واحد علی صاحب ″ ۶-۰۰
ظہور احمد صاحب ″ ۶-۰۰
محمود احمد صاحب رنگ ۔ قرنگی ″ ۵-۰۰
محترمہ ظہیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد ابراہیم
صاحب دہلی دروازہ لاہور ۶-۰۰
عطاء الرحمن صاحب ابن ″ ″ ۶-۰۰
اعزاز علی صاحب ″ ۳-۰۰
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب صدر حلقہ ″ ۷-۰۰
عبدالرشید صاحب ″ ۶-۰۰
غلام حسین صاحب ″ ۴-۰۰
میاں دین محمد صاحب گوئٹہ ۴-۰۰
مستری جلال دین صاحب ″ ۶-۰۰
شیخ عبدالسلام صاحب ″ ۴-۰۰
مستری اللہ دتہ صاحب دارالرحمت غربی ۶-۰۰
بابو بشیر احمد صاحب بھوپال والہ سیالکوٹ ۷-۰۰
مستری محمد علی صاحب انبالہ روڈ منٹگمری ۶-۰۰
مہر ولد سلطان صاحب روڈ و سرگودھا ۵۰-۰۰
میر ولد محمود صاحب ″ ۳-۰۰
گاما صاحب ″ ۶-۵۰
نور جمال صاحب ″ ۶-۰۰
عاشق محمد صاحب چک ۵۶
جیوا ز جڑانوالہ ۸-۸۷
محمد شریف صاحب عینو والی سیالکوٹ ۳-۰۰
محترمہ بی بی صاحبہ والدہ عطاء اللہ
کنری سندھ ۶-۰۰
ماسٹر عبدالعزیز صاحب چک ۱۴۵
منٹگمری ۶-۲۵
محمد حسین صاحب ماڑی کنگت سیالکوٹ ۶-۰۰
عبدالمجید صاحب بنگلہ ۱۸
کاٹھیانوالہ گجرات ۶-۰۰
سید احمد خان صاحب جر میان جھنگ
سیالکوٹ ۵-۸۷
سید داؤد مظفر شاہ صاحب
محمود آباد سندھ ۲۱-۰۰
سعید احمد صاحب نوکوٹ تھرپارکر ۳۸-۰۰
چوہدری عبدالحمید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۰-۰۰
مستری تاج الدین صاحب دارالنصر ربوہ ۶-۰۰
چوہدری محمد ابراہیم صاحب کوارٹر دارالضیافت ربوہ ۶-۰۰
بیگم اکرام صاحبہ باجوہ کراچی ۶-۰۰
آمنہ بائی صاحبہ ″ ۶-۰۰
حسنیٰ قریشی صاحبہ کراچی ۶-۰۰

گلنار فاطمہ صاحبہ بیگم آفتاب احمد صاحب
بستی کراچی ۳-۵۰
چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ارجن سیالکوٹ ۶-۵۰
چوہدری بشارت احمد صاحب ااوکیت سیالکوٹ ۶-۰۰
مستری مبارک احمد صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ ۱۲-۰۰
مستری محمد سعید صاحب ″ ۳-۲۵
مستری محمد صدیق صاحب ″ ۳-۲۵
خالد سیف اللہ صاحب ایس ڈی او ″ ۶-۰۰
نذیر احمد صاحب ۔ بجلی گھر ″ ۳-۰۰
نو۔ فر بشیر احمد صاحب کوٹ مرام ″ ۶-۶
استانی نسیم حیات صاحبہ
احمدیہ گرلز سکول ″ ۶-۵۰
استانی رضیہ سمیع صاحبہ ″ ۶-۵۰
ناصر احمد صاحب بال اسلام پورہ ″ ۶-۲۵
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۶-۲۵
مستری مہر الدین صاحب ″ ۶-۰۰
شیخ محمد صاحب ٹھیکیدار ″ ۶-۰۰
عبدالرشید صاحب بھٹی ″ ۶-۷۵
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۶-۲۵
عبداللطیف خان صاحب دارالرحمت ″ ۶-۲۵
خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ″ ″ ۱۲-۰۰
امتیاز احمد صاحب باجوہ ″ ۷-۰۰
خلیفہ عبدالعزیز صاحب ″ ۷-۰۰
اعجاز احمد صاحب باجوہ ″ ۷-۰۰
افتخار احمد صاحب باجوہ ″ ۷-۰۰
امۃ الکریم صاحبہ دختر نذیر احمد
صاحب باجوہ سیالکوٹ ۷-۰۰
نصیر احمد صاحب زرگر جامعہ مسجد ″ ۷-۰۰
محمد رمضان صاحب زرگر ″ ″ ۶-۰۰
نور الدین صاحب پورن نگر ″ ۶-۰۰
چوہدری حفیظ احمد صاحب وکیل ″ ۶-۲۱
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۶-۳۷
سید ورود احمد سلیم احمد ″ ″ ۶-۰۰
مولوی ظہور الحسن صاحب ″ ۶-۰۰
محمد الدین صاحب جامعہ مسجد ″ ۶-۰۰
شیخ محمد ابراہیم صاحب اسلام آباد ″ ۶-۲۵
شیخ مبارک احمد صاحب ″ ۶-۲۵
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب جامعہ مسجد ″ ۶-۷۵
خواجہ عبدالکریم صاحب ڈار گجر ″ ۳-۵۰
مرزا یٰسین بیگ صاحب ″ ۶-۵۰
شیخ محمد ذاکر صاحب ″ ۶-۰۰
منظور احمد صاحب اراضی یعقوب ″ ۳-۲۵
صوفی حاکم دین صاحب ″ ″ ۶-۱۲

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے ۔

پروگرام تربیتی کلاس

زیر انتظام قیادت خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن

۲۳ جولائی تا ۳۰ جولائی ۱۹۶۱ء بمقام گوجرانوالہ

خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کے زیر انتظام ۲۳ جولائی سے ۳۰ جولائی ۱۹۶۱ء تک آٹھ روزہ تربیتی کلاس گوجرانوالہ میں منعقد کی جا رہی ہے ۔ یہ کلاس روزانہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مسجد احمدیہ جاعبا پورہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوگی ۔

۱ ۔ علمی مقالہ اس پر عمومی بحث — روزانہ بعد نماز ظہر
۲ ۔ کسی ایک تربیتی موضوع پر تقریر — روزانہ بعد نماز مغرب
۳ ۔ تفریح اور کھیلیں — روزانہ بعد نماز عصر تا مغرب
۴ ۔ روزانہ صبح پونے آٹھ سے ۱۰ بجے تک مجوزہ نصاب کی تعلیم دی جائے گی
۵ ۔ نصاب مندرجہ ذیل ہے ۔

۱ ۔ قرآن کریم آخری پارہ نصف آخر (باترجمہ و تفسیر) ۲ ۔ نماز باترجمہ
۳ ۔ تاریخ اسلام دور اوّل ۔ ۴ ۔ حدیث : چالیس جواہر پارے
۵ ۔ تاریخ احمدیت و پیغام احمدیت ۶ ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی
۶ ۔ حسب ذیل معلمین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ۔

۱ ۔ حافظ محمد رمضان صاحب ۲ ۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیل فاضل
۳ ۔ مولوی قمر الدین صاحب فاضل ۴ ۔ مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۵ ۔ مولوی سعید احمد صاحب اظہر

۷ ۔ مندرجہ ذیل علماء سے علمی مضامین پر تقاریر کرنے کی درخواست کی جا رہی ہے ۔

۱ ۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور
۲ ۔ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور
۳ ۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
۴ ۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
۵ ۔ میر محمود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب فاضل
۶ ۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۷ ۔ چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ ۔

مکرم محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آخری اجلاس میں شمولیت کا وعدہ فرمایا ہے ۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مستقل کمیشن پاکستان نیوی (ایجوکیشن برانچ)

لسٹ ۔ انسٹرکٹر نیول وانٹر سروسز سلیکشن بورڈ ۔ انتخاب میں آنے والوں کو شارٹ سروس کمیشن بطور ایکٹنگ سب لفٹیننٹ ۔

شرائط : ایم اے انگلش / ریاضی یا ایم اے ہسٹری مع بی اے ایجوکیشن / پولیٹیکل سائنس یا ایم اے ، ایجوکیشن مع بی اے ہسٹری / پولیٹیکل سائنس یا ایم ایس سی فزکس یا بی ایس سی (فزکس) سیکنڈ ڈویژن مع بی ٹی / ایل ٹی ۔ عمر ۹/۱/۶۱ کو ۲۰ تا ۲۸ ۔

تفصیلات نیول ہیڈ کوارٹرز (ایجوکیشن) یا آف نیوی ریکروٹنگ آفسز کراچی لاہور راولپنڈی ۔ پشاور ۔ ڈھاکہ سے طلب فرما دیں ۔ نیول ہیڈ کوارٹرز پہنچنے کی آخری تاریخ درخواست پہنچنے کے لئے ۱/۹/۶۱

ب ۔ ت ۲۲/۷/۶۱ ۔ (ناظر تعلیم)

حقیقی اسلام کی اشاعت کی تڑپ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”میں ہمیشہ آپ سے اپنی بیویوں اور بچوں سے زیادہ محبت کرتا رہوں اور اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنے ہر قریبی اور ہر عزیز کو قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہا ہوں میں آپ سے اور آپ کی آنے والی نسلوں سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی ہمیشہ اسی طرح عمل کرینگے اور اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو“ ۔ ہر مخلص احمدی کو اپنے محبوب اور امام کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے تحریک جدید جو حقیقی اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے جد وجہد کر رہی ہے ۔ کی مالی خدمت کرنے کا عزم بالجزم کر لینا چاہیئے (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۳۰ جون
چند دن کی مزید مہلت
۱۵ جولائی
سلسلہ ایل اور این اب جاری ہیں
(سلسلہ ایم بعد میں جاری کیا جائے گا)
انعامی بونڈ کے قوانین کے مطابق صرف ایسے بونڈ جو کہ ۳۰ جون تک خریدے گئے تھے تیسری قرعہ اندازی میں شامل ہونے تھے لیکن حکومت نے آپ کی سہولت کے لئے میعاد پندرہ دن اور بڑھا دی ہے۔ اب ۱۵ جولائی تک خریدے ہوئے تمام بونڈ ۲ اکتوبر کو ہونے والی قرعہ اندازی میں شامل کئے جائیں گے۔
اس موقعے سے فائدہ اٹھائیے اور آج ہی انعامی بونڈ خریدیئے۔
۵ لاکھ بونڈ کے ہر سلسلے پر
۲۰۰۰۰ روپے کا اول انعام
۷۵۰۰ روپے کا ایک انعام
۲۵۰۰ روپے کا ایک انعام
۱۰۰۰ روپے کے تین انعامات
۵۰۰ روپے کے دس انعامات
۱۰۰ روپے کے اکیس انعامات
اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے
قومی انعامی بونڈ میں اعتماد کے ساتھ روپیہ لگایئے
رقم محفوظ اور ہر تیسرے مہینے بیش قرار انعام پانے کا موقع
بونڈ بینک دولت پاکستان اور دیگر منظور شدہ بینکوں سے خریدے جا سکتے ہیں
D.F.P/18. manhattan

بھارت کو اسلحہ دیا گیا تو امریکہ سے ہمارے تعلقات سخت خراب ہو جائیں گے

"ہم کشمیر سے دستبردار نہیں ہو سکتے" صدر ایوب کا اعلان

واشنگٹن ۱۵ر جولائی۔ صدر ایوب نے کل کہا "میں نے صدر کینیڈی پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ اگر امریکہ نے بھارت کو اسلحہ مہیا کرنے کا فیصلہ کیا تو اس سے پاکستان اور امریکہ کے تعلقات سخت خراب ہو جائیں گے۔

صدر ایوب نے نیشنل پریس کلب کے لنچ پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان بھارت سے امن اور دوستی کا خواہاں ہے لیکن وہ کشمیر سے ہرگز دستبردار نہیں ہوگا۔

صدر ایوب نے کہا بھارت کو اسلحہ ملنے کی صورت میں پاکستان پر کیا اثر ہوگا۔ ہم اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن واضح کر چکے ہیں ہم بھارت سے دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں درحقیقت ہمارے درمیان لڑائی کی کوئی وجہ پائی نہیں جاتی اب تک میں صورت حال کا یہی تجزیہ کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ پاکستان میں باشعور طبقہ کی اکثریت بھی انہی خطوط پر سوچتی ہے ہم نے مسٹر نہرو کو اس امر کا قائل کرنے کی بڑی کوشش کی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ابتداء یہ کی گئی کہ ہم نے کئی چھوٹے چھوٹے تنازعات طے کر لیے لیکن کشمیر کا مسئلہ ہمارے خوشگوار تعلقات کی راہ میں حائل ہے۔

صدر ایوب نے کہا "آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ ہم کشمیر سے کیوں دستبردار نہیں ہو سکتے؟ ہمارے لئے کشمیر سے دستبردار ہونا اس لئے ممکن نہیں کہ کشمیر کا ہماری سلامتی اور معیشت سے گہرا تعلق ہے پاکستان کا تین کروڑ بیس لاکھ ایکڑ رقبہ

ان دریاؤں سے سیراب ہوتا ہے جن کے منبع کشمیر میں ہیں جوں جوں وقت گزرے گا اور ہماری آبادی بڑھے گی ہمیں ان دریاؤں کے پانی کا ایک ایک قطرہ محفوظ کرنے کی ضرورت ہوگی اور اس پانی کو کشمیر کے پہاڑی علاقوں میں ہی محفوظ کیا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہمیت کشمیری عوام کے جذبات کو حاصل ہے ہم ان کے جذبات اور احساسات سے بخوبی آگاہ ہیں۔

درخواستِ دعا

مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب 4/1/6 ای (3) ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸) کی صاحبزادی حمیرا بیگم صاحبہ جن کے خاوند ہند و باغ میں ریلوے میں انجینئر ہیں سخت بیمار رہیں بائیں جانب فالج کا اثر ہوا ہے انہیں ہند و باغ سے کوئٹہ لاکر ریلوے ہسپتال میں بغرض علاج داخل کیا گیا ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگانِ سلسلہ درویشانِ قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ولادت

مورخہ ۲۸/۶/۶۱ کو مکرم برادرم محمد احمد صاحب آف لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے پانچ لڑکیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود مکرم حکیم محمد صدیق صاحب دواخانہ طب جدید ربوہ کا پوتا اور مکرم ماسٹر محمد شریف خان صاحب آف ماڈل ٹاؤن کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو کامل صحت و درازی عمر کے ساتھ خادم دین و سلسلہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار

(طاہر احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

چندہ وقفِ جدید — قربانی کا قابلِ قدر نمونہ

مکرم و محترم جناب ملک عبدالرحمان صاحب رئیس قصور ضلع لاہور جو کہ ایک نہایت ہی مخلص اور مخیر بزرگ ہیں نے بارہ صد روپیہ زائد ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور پہلی قسط مبلغ ایک صد روپیہ ۱۰۰/- بھجوا دی ہے۔ ان کا اصل وعدہ ۳۱۰/- روپیہ کا تھا۔ اضافہ کے ساتھ یہ رقم ۱۵۱۰/- روپے بنتی ہے۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

میں غلامی اپنی بدترین شکل میں موجود ہے اور اسلام کی بدنامی کا باعث ہو رہی ہے ان ممالک میں اسی طرح غلاموں کی منڈیاں قائم ہیں جس طرح بھیڑ بکریوں کی منڈیاں ہوتی ہیں۔ مراکو سے لے کر عربستان تک اللہ تعالیٰ کے احکام کی کھلم کھلا نافرمانی کی جا رہی ہے۔ آزاد بچوں کو پکڑ پکڑ کر منڈیوں میں بھیڑ بکریوں کی طرح فروخت کیا جاتا ہے اور بڑے بڑے شیوخ ان کے خریدار ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی تاریخ کا یہ پہلو بھی اسی طرح خطرناک ثابت ہوا ہے جس طرح مسلمان خود غرض بادشاہوں کی نفسانی جنگیں جہاد کے نام سے خطرناک ثابت ہوئی ہیں۔

سچ یہ ہے کہ دنیا اس سرطان سے اس وقت تک نجات نہیں پا سکتی جب تک مسلمان اسلام پر عمل پیرا نہ ہوں۔ اگر وہ اسلام کا آغاز صرف غلامی کی اصلاح سے ہی کریں۔ تو عظیم الشان نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر مسلمان اقوام دنیا میں باوقار ہو کر رہنا چاہتے ہیں تو انکو چاہیئے کہ غلامی کی منڈیاں فوراً بند کر دیں اور تمام غلاموں کو آزاد کر دیں۔ پولیٹیکل لحاظ سے خواہ مسلمان اقوام کتنی بھی اہمیت حاصل کر جائیں وہ اس وقت تک دوسروں کے زیر اثر رہیں گی جب تک وہ اپنے معاشرہ کی بنیاد اسلامی اصولوں پر نہ رکھیں گی آج جب غیر قوموں نے غلامی چھوڑ دی مسلمان اقوام میں اس کا جاری رہنا اسلام کے نام پر سخت دھبہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اقوام اس ذرا سی خرابی کی وجہ سے خواہ مخواہ اپنے راستہ میں روڑے اٹکا رہی ہیں۔ مسلمانوں کو تو چاہیئے تھا کہ دنیا میں نکل پڑتے اور موجودہ صورت میں جو غلامی یورپ اور امریکہ میں پھیلی ہوئی ہے اور جس کی وجہ سے بدکرداریاں نشوونما پا رہی ہیں ان کو مٹانے کے لئے بھی تحریکیں چلاتے۔

کیا ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلامی کے متعلق ہمارے سامنے نمونہ پیش نہیں کیا کیا قرآن کریم میں ذرا ذرا سی بات پر غلام آزاد کرنے کا حکم نہیں ہے کیا آپ غلاموں کو اپنے جیسا کھانا اور اپنے جیسے کپڑے پہنا سکتے ہیں؟ کیا بقول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر شخص اپنی ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا نہیں ہوتا؟ حقیقت یہی ہے کہ آج کل اسلامی ممالک میں بدچلنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ غلامی ہے۔ خواہ یہ غلامی قدیم قسم کی ہو یا موجودہ مغربی قسم کی جب تک بے حیائی کو ایک کاروبار سمجھا جائے گا اس وقت تک انسانی معاشرہ میں پاکیزگی کی روح زندہ نہیں ہو سکتی۔ مسلمان حکومتوں اور اہل علم حضرات کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلامی معاشرہ کی پاکیزگی کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں اس کے لئے جو پہلا قدم ان کو اٹھانا چاہیئے وہ غلامی کا انسداد ہے کیونکہ غلامی کے کاروبار سے گندگی بڑھ رہی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے یہ حکم دیا تھا کہ

ولا تکرھوا فتیٰتکم علی البغاء

ان اردن تحصناً لتبتغوا

عرض الحیوٰة الدنیا۔

یعنی جب تمہاری باندیاں پاکباز رہنا چاہیں تو انہیں بدکرداری پر مجبور نہ کرو یہ حکم بھی دراصل غلامی کے انسداد میں مدد دینے والا ہے جب باندیوں سے اس قسم کی آمدنی کا ذریعہ ختم ہو جائے تو پھر ان کی قدر و قیمت بھی گھٹ جاتی ہے اور باندیوں کے کاروبار کا بازار سرد پڑ جاتا ہے اور اس طرح اس میں ایک قدرتی روک پیدا ہو جاتی ہے کتنا افسوسناک امر ہے کہ اسلامی ممالک میں اس حکم کی صریح خلاف ورزی ہو رہی ہے اور دور دور سے باندیاں لاکر ان ممالک کی منڈیوں میں اسی شنیع کاروبار کے لئے فروخت ہوتی ہیں۔ یہ ایک سرطان ہے جو اسلامی ممالک کے معاشرے کو اندر ہی اندر کھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ پاکستان میں کم از کم ظاہرا طور پر موجود نہیں اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ یہاں بھی ایسے گروہ موجود ہیں جو بچوں کو چرا چرا کر اسلامی ممالک میں لے جا کر فروخت کرتے ہیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴